ثنا کو چھوڑ کر الحمد ہی پڑھ لے۔ کیونکہ الحمد شریف کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ یعنی نماز فرضی ہو یا نفلی، اکیلا پڑھے یا با جماعت، ہر ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنی ضروری اور فرض ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی، ثنا فرض نہیں۔ اگر نماز جہری ہو اور امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہو تو پھر صرف "الحمد" پڑھے کیونکہ جہری قرأت کے وقت صرف الحمد پڑھنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

"ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا"

"تم امام کے ساتھ جو ملے پڑھ لو، اور جو رہ جائے اس کو مکمل کر لو"

اور اتمام باقی ماندہ کا ہوتا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی جس رکعت میں شامل ہوگا وہ اس کی پہلی رکعت ہی ہوگی۔

۴۔ دونوں طرح جائز ہے، چاہے دو دو کر کے پڑھے یا اکٹھی چار رکعت پڑھے۔ اسی طرح اگر ظہر کی جماعت سے پہلے اگر دو رکعت پر اکتفا کرے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر ظہر کی پہلی دو رکعتیں نماز کے بعد پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے۔ تاہم جمعہ کی نماز سے پہلے کوئی سنت مؤکدہ ثابت نہیں ہاں نوافل حسب توفیق پڑھ لے۔ تاہم نوافل شروع کر لینے سے واجب نہیں ہو جاتے، جیسے قرآن مجید میں ہے:

"ما علی المؤمنین من سبیل"

ہاں اگر نماز جمعہ کے بعد ان کو مکمل کرے تو بہت ہی اچھا ہے۔ اسی طرح دوسری نمازوں کی سنتوں کا حکم ہے، واللہ اعلم! لیکن سنن میں سستی باعث مؤاخذہ ہے۔ سنن رواتب کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

۵۔ جیسے آسانی ہو کرے کیونکہ اس میں توسع اور فراخی ہے، اگر چھوڑ دیگا تو ثواب سے محروم رہے گا، مگر مؤاخذہ نہیں ہوگا۔

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر گیارہ رکعت یعنی آٹھ نفل اور تین وتر پڑھا کرتے تھے اور یہی مسنون ہے۔ بعض حالات میں آپؐ نے سات اور نو رکعت پڑھی ہیں جیسا کہ ترمذی شریف میں آیا ہے۔

۷۔ نماز میں اگر کوئی چیز کرنے کی چھوٹ جائے یا نماز میں اضافہ ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے مثلاً پہلا تشہد رہ جائے یا کوئی فعل مسنون چھوٹ جائے یا قرأت جہری کی بجائے قرأت سری کرے یا چار کی بجائے پانچ یا تین پڑھنے کا شبہ ہو تو گمانِ غالب پر عمل کرے اور سجدہ سہو کرے۔ حنفیہ کے نزدیک نماز میں خواہ کمی ہو یا زیادتی، سجدہ بہر حال بعد سلام کے ہے۔ اور شافعیہ کے نزدیک بہر حال سلام سے پہلے ہے۔ مگر صحیح مسلک یہ ہے کہ اگر نماز میں کمی کا شبہ ہو تو سلام سے پہلے کرنا چاہیئے اور اگر نماز میں زیادتی کا شبہ ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرنا چاہیئے۔ اور سہو کے سجدوں کے بعد التحیات پڑھنا کسی صحیح